Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

تار کا پتہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ	۲۴	روپے
ششماہی	۱۳	"
سہ ماہی	۷	"
ماہوار	۲½	"

فی پرچہ ۱/-

یوم پنجشنبہ

۱۰ جمادی الاول ۱۳۷۱ ھجری

جلد ۴۰/۶ ۔ ۷ فتح ۱۳۳۱ ھش ۔ ۷ فروری ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۳۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۶ فروری۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو آج قدرے کمزوری کی شکایات رہی ۔ نیز چکر بھی آتے رہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں ۔

ولادت

قادیان ۵ فروری ۔ مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے انہیں لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو درازیٔ عمر عطا کرے ۔ نیز صالح اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے آمین

شاہِ برطانیہ جارج ششم وفات پا گئے

لندن ۶ فروری ۔ آج صبح مشرقی انگلستان کی شاہی قیام گاہ سنڈرہم میں شاہ برطانیہ جارج ششم کا انتقال ہو گیا ۔ وہ سوئے ہوئے تھے کہ روح جسد عنصری سے پرواز کر گئی ۔ شاہ موصوف آج سے ۵۶ سال قبل اسی مقام پر پیدا ہوئے تھے ۔ ان کے انتقال کے وقت ملکہ انگلستان اور شہزادی مارگریٹ موجود تھیں ۔ شہزادی الزبتھ جو بادشاہ کی وفات کے فوراً بعد ہی ملکۂ انگلستان بن گئی ہیں ۔ ان دنوں مشرق افریقہ کے مقام کینیا میں ہیں ۔ گذشتہ سال ستمبر کے مہینے میں شاہ جارج کے پھیپھڑوں کا اپریشن ہوا تھا کل وہ لندن سے تفریح کے لئے مشرقی انگلستان کی شاہی قیام گاہ روانہ ہوئے تھے ۔ روانگی کے وقت وہ پوری طرح تندرست نظر آتے تھے ۔ البتہ اپریشن کے بعد سے ان کی صحت کے متعلق تشویش کا اظہار کیا جا رہا تھا ۔ تصاویر میں وہ تھکے ہوئے اور مغموم آدمی کی طرح دکھائی دیتے تھے ۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان کی آنکھوں میں گہرے حلقے پڑے ہوئے ہیں ۔

وہ پندرہ سال اور ایک ماہ انگلستان کے بادشاہ رہے ۔ ان کے بڑے بھائی شاہ ایڈورڈ ہشتم کے تخت سے دستبردار ہونے کے بعد ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء کے دن ان کی تخت نشینی کی رسم عمل میں آئی تھی ۔ ان کی وفات کے فوراً بعد برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل نے کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا ۔ رسمی طور پر شہزادی الزبتھ کی بادشاہت کا اعلان آج رات پریوی کونسل میں کیا جائے گا ۔ خبر رساں ایجنسیوں اور بی بی سی نے بادشاہ کی وفات کے اعلانات کو اسوقت تک روکے رکھا جب تک کہ کینیا میں شہزادی الزبتھ کو (جو دولت مشترکہ کے ابتدائی دورے کے سلسلے میں وہاں مقیم ہیں) یہ المناک خبر نہ پہنچ گئی ۔ یونہی یہ خبر پھیلی ۔ لوگ خاموشی سے قصر بکنگھم کے سامنے جمع ہونے شروع ہو گئے ۔ ہجوم لحظہ بہ لحظہ بڑھتا چلا گیا ۔ تاریخ تدفین کا اعلان ابھی نہیں ہوا ہے ۔ شاہ کو ویسٹ منسٹر ایبے میں ان کے بزرگوں کے پہلو میں دفن کیا جائیگا ۔

کراچی ۶ فروری ۔ شاہ برطانیہ کی وفات کی اطلاع ملتے ہی دارالحکومت میں تمام سرکاری عمارتوں سفارتخانوں اور قونصل خانوں پر جھنڈے سرنگوں کر دیئے گئے ہیں ۔ نیز ہدایت جاری کی گئی ہے کہ تاحکم ثانی تمام سرکاری عمارتوں پر جھنڈے سرنگوں رہینگے تمام سرکاری تقریبات منسوخ کر دی گئی ہیں ۔ کل صبح تمام بڑے بڑے شہروں میں ۵۶ توپیں سر کی جائیں گی ۴

حکومت پنجاب نے اساتذہ کے بیشتر مطالبات منظور کر لئے

تنخواہوں میں ۴۰ لاکھ روپے کے مجموعی اضافے کا فیصلہ

لاہور ۶ فروری ۔ حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈ سکولوں میں پڑھانے والے اساتذہ کی تنخواہیں بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے ۔ نئے گریڈ یکم جنوری ۱۹۵۲ء سے منظور کئے جائیں گے ۔ اس کی وجہ سے اساتذہ کی تنخواہوں میں مجموعی طور پر ۴۰ لاکھ روپے کا اضافہ ہو گا ۔ حکومت نے گریڈوں پر نظرثانی کے علاوہ مہنگائی الاؤنس کے لئے ۱۵ لاکھ روپے کی منظوری دی ہے ۔ تازہ فیصلوں کے نتیجے میں اساتذہ کی یونین کے قریب قریب تمام مطالبے مان لئے گئے ہیں ۔ ان کا صرف ایک مطالبہ پورا ہونے سے رہ گیا ہے وہ سکولوں کو ڈسٹرکٹ بورڈوں کی بجائے صوبائی نظام کے تحت چلانے سے تعلق رکھتا ہے ۔ حکومت نے آئینی دشواری کے پیش نظر اس کو پورا کرنے سے معذوری کا اظہار کیا ہے ۔ وزیر تعلیم سردار عبدالحمید دستی نے کہا ہے کہ موجودہ مالی وسائل اس سے زیادہ اضافے کی اجازت نہیں دیتے نیز انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ اساتذہ قومی مفاد کا خیال کرتے ہوئے ہڑتال ...

جنوب مشرقی ایشیا میں زرعی اصلاحات

رنگون ۶ فروری ۔ اقتصادی کمیشن برائے جنوب مشرقی ایشیا نے اپنے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں مشرقی ایشیا کے تمام ممالک میں زرعی اصلاحات نافذ کرنے پر زور دیا گیا ہے ۔ اس قرارداد کی تمام ملکوں نے حمایت کی ۔

پنجاب میں ہر سال بارہ ۱۲ سو نئے پرائمری اسکول کھولے جائینگے ۔ تعلیمی ترقی کے صوبائی منصوبے کے متعلق سردار عبدالحمید دستی کی تقریر

لاہور ۶ فروری ۔ حکومت پنجاب کے تعلیمی منصوبہ کے مطابق صوبہ میں چھ نئی لائبریریاں ایک آرٹ گیلری سولہ ثقافتی مرکز اور ایک نیا عجائب گھر کھولا جائے گا منصوبہ کی خاص خاص باتوں کا ذکر کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر تعلیم سردار عبدالحمید دستی نے آج شام ریڈیو پاکستان سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے فرمایا کہ صوبائی حکومت ہر سال بارہ سو نئے پرائمری اسکول کھولے گی اس کے علاوہ بارہ ۱۲ ہائی اسکول پچاس مڈل اسکول دو ۲ نارمل اسکول ۔ تین صنعتی اسکول ۔ تین فن تجارت کے اسکول ۔ عورتوں کے لئے گھریلو سائنس اور جسمانی تربیت کے دو ۲ کالج ۔ دو نئے ڈگری کالج اور ٹیکسلا راولپنڈی کے قریب ایک رہائشی یونیورسٹی بھی قائم کی جائے گی ۔

سردار عبدالحمید دستی نے تعلیمی ترقی کے صوبائی منصوبے کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ صوبے کے نوجوانوں کی جسمانی حالت بہتر بنانے کی غرض سے کالجوں میں فوجی تعلیم لازمی کر دینے کی تجویز ہے ۔ اس کے لئے دس لاکھ روپیہ سال رواں میں مخصوص کیا گیا ہے ۔ تعلیم بالغان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ جدید تحقیقات کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تعلیم بالغان کے مرکزوں کو آہستہ آہستہ سوشل سروس سنٹروں میں تبدیل کر دیا جائے ان میں تعلیم بالغان کیساتھ ساتھ عوام کو بہتر زندگی کے اصولوں سے روشناس کرایا جائیگا ۔ آئندہ چھ سال میں حکومت اس قسم کے ۶۶ مرکز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

نیز صوبے میں آرٹ گیلری کی تعمیر کے علاوہ ہر ضلع میں ایک ثقافتی مرکز قائم کرنے کی تجویز ہے ۔ ہر مرکز کی عمارت پر پانچ لاکھ روپیہ صرف ہو گا ۔ اور ۲۵ ہزار روپے سالانہ اس کو چلانے پر خرچ کئے جائیں گے ۔ وزیر تعلیم نے دوران تقریر میں اسبات پر زور دیا کہ ان سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عوام کا تعاون نہایت ضروری ہے

مصر اور روس کے درمیان تجارتی گفت و شنید کا آغاز

قاہرہ ۶ فروری ۔ مصر کے وزیر داخلہ نے بیرونی ملک کے باشندوں کو یقین دلایا ہے کہ جہاں تک داخلی امن و امان کا تعلق ہے ۔ صورت حال پوری طرح قابو میں ہے حال ہی میں جو فسادات ہوئے تھے ۔ ان کی تحقیقات جاری ہے ۔ اسبارے میں عنقریب تفصیلی رپورٹ شائع کی جائیگی نہر سویز کے علاقے میں ایک برطانوی ترجمان نے بتایا ہے کہ گذشتہ دنوں میں برطانوی باشندوں اور مصریوں کے تعلقات خاصے بہتر ہو گئے ہیں ۔ مصری کپاس خریدنے کے لئے آجکل روسی وفد یہاں آیا ہوا ہے آج وفد کے ممبران اور محکمہ تجارت کے اعلیٰ افسران کے درمیان بات چیت شروع ہوئی

مسئلہ کشمیر کے حل میں تاخیر کے مضر اثرات

لنڈن ٹائمز کا تبصرہ

لندن ۶ فروری ۔ لندن ٹائمز نے لکھا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل میں جو تاخیر ہو رہی ہے ۔ اس کے اثرات مضر ہوں گے ۔ دیگر اثرات سے قطع نظر ہندوستان و پاکستان کے درمیان کشیدگی کی طوالت کا ایک برا اثر یہ ہو گا کہ اہل پاکستان کا مغربی طاقتوں اور اقوام متحدہ کی نیک نیتی پر اعتماد ختم ہو جائے گا ۔

پاکستان اور ہالینڈ کے درمیان تجارتی معاہدے کے امکان پر گفت و شنید

ہیگ ۶ فروری ۔ حکومت ہالینڈ کا ایک نمائندہ مارچ میں پاکستان آ رہا ہے ۔ یہ نمائندہ محکمہ تجارت کے افسران کے ساتھ دونوں ملکوں کے درمیان ایک تجارتی معاہدے کے امکان پر بات چیت کرے گا ۔ پچھلے سال وزارتِ تجارت کے ایک افسر اعلےٰ اسی غرض کے تحت ہالینڈ گئے تھے ۔

۴ نیز سرکاری دفاتر بند رہیں گے ۔ گورنر جنرل پاکستان اور وزیر اعظم نے ملکہ اور حکومت برطانیہ کو تعزیت کے پیغامات بھیجے ہیں ۔

مدراس ۶ فروری ۔ مدراس کی کانگرسی وزارت کل استعفیٰ دے رہی ہے ۔ وہاں کے وزیر اعلےٰ کمارسوامی راجہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے ساتھی وزراء کے استعفے جمع کر رہے ہیں ۔ جنہیں کل گورنر کی خدمت میں پیش کر دیا جائیگا ۔ یاد رہے کانگرسی وزارت کے چھ وزیر جن میں وزیر اعلےٰ بھی شامل ہیں ۔ اسمبلی کے انتخابات میں ہار گئے ہیں ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اخلاقِ فاضلہ اختیار کرو

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مامن شئ فی المیزان اثقل من حسن الخلق (ابوداؤد)

ترجمہ۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

تشریح۔ اعلےٰ اخلاق دین کا آدھا حصہ ہوتے ہیں۔ اور اسلام نے اخلاق پر انتہائی زور دیا ہے حتیٰ کہ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اخلاق سے بڑھ کر خدا کے ترازو میں کسی چیز کا وزن نہیں۔ اور ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ جو شخص بندوں کا شکر گزار نہیں بنتا وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں بن سکتا۔ دراصل اعلےٰ اخلاق ہر نیکی کی بنیاد ہیں۔ حتیٰ کہ روحانیت بھی درحقیقت اخلاق ہی کا ایک ترقی یافتہ مقام ہے۔ اسی لئے ہمارے آقا نے اخلاق کی درستی پر بہت زور دیا ہے۔ اور اس بارے میں اتنی حدیثیں بیان ہوئی ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔ اس کے علاوہ اسلام نے اعلےٰ اخلاق کے مظاہرہ کے لئے کسی حقدار کے حق کو نظر انداز نہیں کیا۔ خدا سے لے کر بندوں تک اور پھر بندوں میں بادشاہ سے لے کر غلام تک ہر ایک کے بارے میں حُسنِ خلق کی تاکید فرمائی ہے۔ افسر ماتحت۔ باپ بیٹے۔ خاوند بیوی۔ بہن بھائی۔ ہمسایہ اجنبی۔ دوست دشمن انسان حیوان ہر ایک کے حقوق مقرر فرمائے اور پھر ان حقوق کو بہترین صورت میں ادا کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اور کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے ملنے والوں کو مسکراتے ہوئے چہرہ سے مل کر ان کے دل کو خوش کرو تو یہ بھی تمہارا ایک نیک خلق ہوگا۔ اور تمہیں خدا کے حضور ثواب کا مستحق بنائے گا۔ اور دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ رستہ چلتے ہوئے اگر کوئی کانٹے دار یا پاؤں کو پھسلانے والا چھلکا یا ٹھوکر لگانے والا پتھر یا بدبو پیدا کرنے والی گندگی نظر آئے تو اسے رستہ سے ہٹا دو۔ تاکہ تمہارا کوئی بھائی اس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا نہ ہو۔

خود آپ کے اپنے اخلاقِ فاضلہ کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سوالی کو رد نہیں کیا۔ کبھی کسی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے چھوڑنے میں پہل نہیں کی۔ یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا۔ بیواؤں کی دستگیری فرمائی۔ ہمسایوں کو اپنے حسنِ سلوک سے گرویدہ کیا۔ چھوٹے سے چھوٹے صحابی کی بیماری کا سنا تو اس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور اس کے ساتھ شفقت اور محبت کا کلام کر کے اس کی ہمت بڑھائی۔ مدینہ میں ایک غریب بوڑھی عورت رہتی تھی۔ جو ثواب کی خاطر مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ چند دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نظر نہیں آئی۔ تو آپ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ فلاں عورت خیریت سے تو ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ بیچاری تو مختصر سی بیماری کے بعد فوت ہو گئی اور ہم نے آپ کی تکلیف کے خیال سے آپ کو اس کے جنازہ کی اطلاع نہیں دی۔ آپ خفا ہوئے کہ مجھے کیوں بے خبر رکھا۔ اور پھر اس کی قبر پر جا کر دعا فرمائی۔ ایک دفعہ غالباً پردہ کے احکام سے پہلے جبکہ آپ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف رکھتے تھے ایک شخص آپ سے ملنے کے لئے آیا۔ آپ نے اس کی اطلاع پا کر حضرت عائشہؓ سے فرمایا یہ آدمی اچھا نہیں ہے۔ مگر جب یہ شخص آپ کے پاس آیا تو آپ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا۔ تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس شخص کو برا کہتے تھے۔ مگر جب وہ آپ سے ملا۔ تو آپ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے باتیں کیں۔ آپ نے فرمایا عائشہؓ کیا میرا یہ فرض نہیں کہ لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤں؟ ابوسفیان اسلام لانے سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن تھا۔ مگر جب قیصر روما نے اس سے پوچھا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو کیا تعلیم دیتا ہے۔ اور کیا اس نے کبھی تمہارے ساتھ کوئی بدعہدی یا غداری کی ہے تو ابوسفیان کی زبان سے اس کے سوا کوئی الفاظ نہ نکل سکے کہ وہ بت پرستی سے روکتا ہے۔ اور حسنِ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس نے آج تک ہمارے ساتھ کوئی بدعہدی نہیں کی۔ آپ کے یہ اخلاقِ فاضلہ صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں تھے بلکہ آپ نے بے زبان جانوروں تک کو بھی اپنی شفقت میں شامل فرمایا۔ چنانچہ آپ اپنے صحابہؓ کو ہمیشہ تاکید فرماتے تھے کہ نیکی کل کبد رطبۃ اجر یعنی یاد رکھو کہ ہر جاندار چیز پر رحم کرنا ثواب کا موجب ہے۔ ایک موقعہ پر ایک اونٹ جس پر زیادہ بوجھ لاد دیا گیا تھا تکلیف سے کراہ رہا تھا۔ آپ اسے دیکھ کر بے قرار ہو گئے۔ اور اس کے قریب جا کر اس کے سر پر محبت کے ساتھ ہاتھ پھیرا۔ اور اس کے مالک سے کہا کہ یہ بے زبان جانور تمہارے ظلم کی شکایت کر رہا ہے۔ ان پر رحم کرو۔ تا تم پر بھی آسمان پر رحم کیا جائے۔

یہ وہ اخلاق ہیں جو ہمارے آقا نے ہمیں سکھائے مگر افسوس ہے کہ آجکل بہت سے مسلمان ان اخلاق کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ (چالیس جواہر پارے)

۱۵ فروری وعدوں کی آخری میعاد

"یاد رکھو! وہ اس تحریک میں حصہ لے کر اشاعت اسلام کی مستقل بنیاد رکھتے ہیں۔ جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے۔"

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد پاکستان کے لئے ۱۵ فروری قریب آگئی ہے۔ اگر آپ نے اب تک وعدہ نہیں لکھوایا۔ یا براہ راست نہیں بھیجا۔ تو فوراً وعدہ کریں تا دیر نہ ہو جائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازیٔ عمر و صحت کیلئے دعا

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے ۵۰ روپیہ کو قریب غرباء بیوگان بطور صدقہ تقسیم کئے ہیں۔ اور محلہ اراضی یعقوب نے دو بکرے بطور صدقہ دیئے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے باقاعدگی سے ہر روز دعا کی جاتی ہے۔

(قائم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

یوم مصلح موعود

یوم مصلح موعود انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ فروری بروز بدھ ہوگا۔ تمام جماعتیں اس مبارک دن کو پوری شان سے منائیں۔ ظہور حضرت المصلح الموعود کے متعلق جو الٰہی بشارات اور برکات اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان کو وضاحت سے بیان کیا جائے۔ پسر موعود کی پیشگوئی پر "التبلیغ" کے آٹھ نمبر شائع ہو چکے ہیں تقریروں کی تیاری میں ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ صیغہ نشر و اشاعت سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

درخواست دعا: میرے والد صوبیدار حمید احمد صاحب بعارضہ ملیریا اور چھوٹی ہمشیرہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ سعید احمد پرانی انارکلی لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۲ء

حقِ خود اختیاری

انجمن اقوام متحدہ نے روس کی یہ تجویز منظور کرکے کہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور میں اس امر کی وضاحت کر دی جائے کہ ہر قوم کو حق خود اختیاری حاصل ہے۔ اور اس حق کے لحاظ سے قوموں میں کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا ایک مستحسن اقدام کیا ہے۔ اور اگر یہ اصول صرف زیب و زینت قرطاس ہی نہ بنا رہا تو ہمیں یقین ہے کہ جلد ہی دنیا اس شاہراہ پر گامزن ہو جائے گی جو امن کی طرف لے جاتی ہے۔

دنیا کی بدامنی کا سب سے بڑا سبب یہی ہے۔ کہ ہر قوم جو ذرا طاقت حاصل کر لیتی ہے۔ یہ سمجھتی ہے کہ اس کا حق ہے کہ وہ دوسری اقوام کو اپنے زیر نگین کرے۔ پہلے پہل تو اس کے لئے کسی حیلہ بہانے کی ضرورت نہ سمجھی جاتی تھی۔ قومیں ایک دوسری پر برتری حاصل کرنے کے لئے ہر وقت برسر جنگ رہتی تھیں، اگر ہم تاریخ انسانی پر نظر ڈالیں تو ہمیں یہی کشمکش نظر آئے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ پہلے تاریخ کو بھی محض بادشاہوں کی فتوحات اور شکستوں کی اعداد و شمار ہی سمجھا جاتا تھا۔ قوموں کی تمدنی۔ ثقافتی۔ معاشرتی زندگی کوئی دلچسپی نہ رکھتی تھی۔ چنانچہ ابن خلدون وہ پہلا شخص ہے جس نے تاریخ کا یہ پرانا نظریہ ہی سرے سے بدلکر رکھ دیا

اصل بات یہ ہے کہ پہلے لوگوں کو صرف اسی بات سے دلچسپی تھی کہ فلاں بادشاہ یا فلاں ملک نے کتنے ممالک فتح کئے۔ اور کتنی قوموں کو زیر نگین لایا۔ اگرچہ اس نظریہ کو اسلام نے تبدیل کر دیا تھا۔ اور جنگوں کو صرف دفاعی حدود تک محدود کر دیا تھا۔ لیکن جب خلافت راشدہ سے نکل کر مسلمانوں میں ملوکیت کا دور شروع ہوا۔ تو مسلمان بادشاہوں نے بھی کسی حد تک وہی پرانا نظریہ اختیار کر لیا۔ اور جوں جوں عجمی اقوام اسلام میں داخل ہوتی گئیں۔ اسلامی نظریہ تو دبتا چلا گیا۔ اور پرانا نظریہ برسر عروج آتا گیا۔ حتیٰ کہ مسلمان بادشاہ بھی لڑتے تو فتح ممالک کے لئے مگر بعض اوقات اپنے درباری علماءؒ سے جہاد کا فتوٰے بھی حاصل کر لیتے۔ حالانکہ ان کی جنگیں حقیقت میں صرف جوع الارض کے لئے ہوتی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام خواہ مخواہ دنیا میں بدنام ہو گیا

از منہ وسطیٰ میں مسلمانوں کے ساتھ جب مغربی اقوام کو واسطہ پڑا۔ اور وہ غلط عیسائیت کی نیند سے بیدار ہوئیں۔ تو انہوں نے زندگی کے صرف مادی پہلو کو لے لیا۔ اور مذہب سے اپنی بریت کر دی۔ اس کا نتیجہ وہ ہوا جو آجکل ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ مغربی اقوام مادی ترقی میں تمام دنیا کی اقوام پر سبقت لے گئیں۔ اور اس طرح مادی طاقت کی وجہ سے جو فوقیت ان کو حاصل ہوئی اس سے انہوں نے تمام دنیا کو اپنے زیر نگین کر لیا۔ اور تمام ممالک کے زیر زمین دبے ہوئے خزانوں کی مالک بن گئیں، آج حالت یہ ہے۔ کہ دنیا کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ جس پر کسی نہ کسی مغربی قوم کا قبضہ نہ ہو۔ خواہ یہ قبضہ فوجی ہو یا تجارتی۔ مگر مغربی اقوام میں بھی چند وہی قومیں برسر عروج ہیں جنہوں نے سولہویں صدی عیسوی میں سر نکالا مثلاً برطانیہ فرانس۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ سپین وغیرہ

ان اقوام نے تمام دنیا کے حصے بخرے کر رکھے ہیں۔ افریقہ۔ ایشیا۔ آسٹریلیا۔ امریکہ۔ جزائر الغرض تمام کرہ ارضی عملاً ان اقوام کی ملکیت ہے۔ اور ہر خطہ کے اصل باشندہ یا تو مٹ مٹا گئے ہیں، اور یا غلامی سے بھی بدتر حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ شمالی افریقہ اور ایشیا کے بعض ممالک جو بظاہر آزاد سمجھے جاتے ہیں در اصل آزاد نہیں ہیں۔ ان کی آزادی محض فرضی ہے۔ وہ بھی بڑی بڑی مغربی اقوام کے ہاتھوں میں کھلونے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔

جن مغربی اقوام نے سولہویں اور سترھویں صدی عیسوی میں دنیا کے بڑے بڑے خطوں پر اپنا قبضہ کر لیا تھا بعد میں مغرب ہی میں ان کے حریف بھی پیدا ہو گئے۔ پہلے جرمنی اور اب روس ان کا سب سے بڑا حریف ہے۔ مگر نہ تو جرمنی کا ارادہ غلام قوموں کے لئے نیک تھا۔ اور نہ روس کی ہی نیت نیک ہے۔ جرمنی بھی یہی چاہتا تھا کہ اس لوٹ میں اس کو خاطر خواہ حصہ مل جائے۔ اور ہو سکے تو تمام دنیا اس کی تجارتی منڈی بن جائے۔ اور اب روس بھی یہی چاہتا ہے۔ امریکہ جس کے موجودہ باشندے در اصل مندرجہ بالا مغربی اقوام کا ہی مخلوط مجموعہ ہیں۔ اور جن میں برطانوی فائق ہیں۔ اس وقت سب سے بڑی طاقت ہے۔ جو روس کے بڑھتے ہوئے عزائم کے راستہ میں حائل ہے۔ برطانیہ اور فرانس اب بظاہر امریکہ ہی کے خیمہ بردار ہیں جس سے ان کی غرض صرف یہ ہے کہ دنیا کے جو خطے وہ ہڑپ کر چکے ہوئے ہیں، وہ ان کے ہاتھوں سے نکلنے نہ پائیں، چونکہ امریکہ کے پاس اس وقت سب سے بڑی مادی طاقت کا ذخیرہ ہے۔ اس لئے یہ اقوام اس کو اپنی پشت و پناہ سمجھتی ہیں۔ اور چاہتی ہیں کہ اس کے سہارے سے وہ دنیا کے اپنے اپنے حصہ پر اقتدار قائم رکھیں۔ ان کے خلاف روس کے عزائم یہ ہیں کہ وہ ان مغربی اقوام کو باقی دنیا سے باہر نکال کر خود اس پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح ایک طرف تو امریکہ اور اس کے ساتھی ہیں اور دوسری طرف روس اور اس کے ساتھی۔

آجکل ان دونوں بلاکوں میں اقوام متحدہ کے میدان میں سرد جنگ جاری ہے۔ چونکہ اس وقت دونو بلاک گرم جنگ کو اپنی مصلحتوں کے خلاف سمجھتے ہیں، اس لئے وہ سرد جنگ میں ہی ایک دوسرے کو زک پہونچانے میں مصروف ہیں، پالیسیوں سے پالیسیاں لڑ رہی ہیں، اور روس کی یہ تجویز کہ دنیا کی تمام اقوام کو حق خود اختیاری حاصل ہونا چاہیئے۔ اسی جنگ کی ایک چال ہے۔ روس سمجھتا ہے کہ اگر غلام یا نیم غلام قوموں کو آزادی حاصل ہو گئی تو اس کا حریف کمزور ہو جائے گا۔ جس کو بعد میں وہ گرم جنگ میں آسانی سے پچھاڑ سکے گا۔

روس کی یہ ایک ایسی تجویز ہے جس کو امریکی بلاک ٹال نہیں سکتا تھا کیونکہ اس طرح اس کے متعلق بدظنیاں پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ در اصل امریکی بلاک بھی غلام قوموں کو اسی چال سے اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے ہے کہ کسی نہ کسی دن ان کو پوری آزادی حاصل ہو جائے گی۔ اور ان کی فلاح اسی میں ہے۔ کہ وہ امریکی بلاک کے ساتھ چمٹی رہیں۔

جہاں تک روس اور امریکی بلاک کا تعلق ہے۔ معاملہ صاف ہے۔ دونوں کی نیت تو یہی ہے۔ کہ وہی دنیا پر قابض ہو جائے۔ مگر دونوں بلاکوں کی رقابت بہر حال غلام قوموں کے لئے مفید ہی ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ موقعہ ہے کہ غلام قومیں باہم متحد ہو کر اس رقابت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جو تجویز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے پاس کی ہے جہاں تک ہو سکے اس کو اپنی آزادی کا ذریعہ بنانے کی کوشش کریں۔

یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ جب اپنے باہمی تنازعات کو خیر باد کہہ کر تمام غلام اقوام ایک متحدہ مفاد کے لئے سرگرم عمل ہو جائیں۔ اس وقت ان اقوام میں ہندوستان اور پاکستان ایسی پوزیشن میں ہیں۔ کہ وہ ملکر ان غلام اقوام کی راہ نمائی کر سکتے ہیں اور مشرقی اقوام چاہیں تو ملکر وہ جوا اتار سکتے ہیں جو مغربی اقوام نے یکساں طور پر سب کی گردنوں پر ڈال رکھا ہے۔

ایک احمدی نوجوان کا ذکر
کنیڈا کے ایک اخبار میں

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے صاحبزادے مکرم مہتہ عبد السلام صاحب کان کنی کی اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے حال ہی میں کینیڈا تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کے وہاں پہونچنے پر کینیڈا کے ایک روزنامہ Nugget نے اپنی ۱۰ ارجنوری کی اشاعت میں مکرم مہتہ صاحب کے مختلف فوٹو شائع کئے۔ اور ایک نوٹ بھی لکھا جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے

"عبد السلام مہتہ ایک تیس سالہ پاکستانی نوجوان ہیں جو کان کنی میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ ایک اچھے کھلاڑی بھی ہیں۔ اور سائیکل چلانے میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ کان کنی کی مزید تعلیم وہ نارتھ بے میں کینیڈین لانگ ایر پلانٹ میں حاصل کریں گے، اور سائیکل کا شوق شہر کے ارد گرد چلا کر پورا کریں گے۔

مسٹر مہتہ پہلے پاکستانی ہیں جو ہیرے کھودنے کے طریقوں کا مطالعہ کرنے کے لئے کینیڈا آئے ہیں۔ وہ کینیڈین لانگ ایر میں اگلے سال تک قیام کریں گے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ پاکستان واپس چلے جائیں گے۔ اور وہاں اس فن کو ترقی دیں گے۔ مسلمان ہونے کی وجہ سے وہ اپنے وطن ہندوستان کو گزشتہ فسادات میں خیرباد کہہ کر پاکستان میں چلے آئے تھے۔ انہوں نے ہندوستان میں تعلیم حاصل کی ہے۔ اور بہت روانی سے انگریزی بولتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک ماہر پاکستانی سائیکلسٹ ہیں، تاہم وہ اس میں مزید مہارت پیدا کرنے کے لئے یہاں بھی مشق جاری رکھیں گے۔

درخواست دُعا

نائیجیریا مغربی افریقہ میں سلسلہ کے بعض مقدمات دائر ہیں، احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ اور احمدیت کے رستے کھولدے۔ آمین

(نائب وکیل التبشیر)

بیرونی ممالک سے ربوہ تشریف لانے والے اصحاب کے اعزاز میں ایک تقریب

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے ارشادات۔ امریکہ اور افریقہ میں تبلیغِ اسلام پر تقاریر

(از مکرم وکیل التبشیر صاحب ربوہ)

ربوہ ۲۴ر جنوری ۱۹۵۲ء۔ آج وکالت تبشیر تحریک جدید کی طرف سے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب مبلغ فرانس و مغربی افریقہ۔ مکرم مولوی رشید احمد صاحب مبلغ بلاد عربیہ۔ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب مبلغ انگلینڈ۔ مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ فرانس مکرم ملک احسان اللہ صاحب مبلغ مغربی افریقہ۔ مسٹر آرنلڈ روز (نومسلم) اور سید عبد الرحمٰن صاحب (جو ان دنوں امریکہ میں تجارت کرتے ہیں۔ اور ۳۲ سال کے بعد واپس تشریف لائے ہیں) کے اعزاز میں ایک عصرانہ کا انتظام کیا۔ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب۔ مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب اور مکرم ملک احسان اللہ صاحب ربوہ سے باہر ہونے کی وجہ سے اس تقریب میں شامل نہ ہو سکے۔ وکالت تبشیر کی طرف سے مکرم مولوی نور الحق صاحب انور نائب وکیل التبشیر نے مسٹر ارنلڈ روز کی خدمت میں انگریزی میں اور دوسرے احباب کی خدمت میں اردو میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے ربوہ میں ان کی آمد پر اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا۔

مبلغین کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے ایڈریس کا جواب دیا۔ اور فرمایا۔ تبلیغ اور دلوں کو صاف کرنا ایک مشکل ترین امر ہے۔ اور اس کام سے اس وقت تک عہدہ برآ نہیں ہوا جا سکتا۔ جب تک کہ مبلغ نورِ نبوت سے منور نہ ہو۔ ہم لوگ نئے نورِ نبوت سے براہِ راست منور نہیں۔ اس لئے ہم سے بعض کوتاہیاں بھی سرزد ہو جاتی ہیں۔ لیکن چونکہ خدا تعالےٰ کا منشا ہے۔ کہ احمدیت پھیلے اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ بزرگوں کی دعائیں ان مشکلات کو دور کر دیتی ہیں۔ اور ہمارے لئے کام کا رستہ نکل آتا ہے۔

شیخ صاحب نے فرمایا۔ میں ڈیڑھ سال ہوا۔ واپس مشرقی افریقہ گیا ہوں۔ اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ہم نے اپنا پریس قائم کر لیا ہے۔ کٹنگ اور پرنٹنگ کی ہماری اپنی مشینیں ہیں۔ ہم نے کافی کاغذ بھی سٹاک کر لیا ہے۔ شہر کا بھی ہم کام کرتے ہیں۔ اور اس آمد سے لٹریچر شائع کر کے ملک میں پھیلایا جا رہا ہے۔ نیروبی میں مسلمان پرنٹرز سے بھی اس بارہ میں مدد لے لی جاتی ہے۔ اور اس طرح ہم نے پچھلے سال ۵۰ ہزار کی تعداد میں لٹریچر شائع کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم ہو رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کتاب احمدیت اور سیرت مسیح موعودؑ کے سواحیلی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور اسے شائع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ قرآن کریم کا سواحیلی زبان میں جو ترجمہ شائع ہو رہا تھا۔ وہ مکمل ہو چکا ہے۔ ترجمہ اب پریس میں ہے۔ اور آئندہ تین چار ماہ میں چھپ کر تیار ہو جائے گا۔ یہ ترجمہ دس ہزار کی تعداد میں شائع کروایا جا رہا ہے۔ اور ایسٹ افریقہ میں یہ پہلی کتاب ہو گی۔ جو دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو گی۔ اور پہلا قرآنی ترجمہ ہو گا۔ جس کے ساتھ عربی متن بھی ہو گا۔

ٹبورا میں رومن کیتھولک نے اپنے ایک رسالہ میں ایک مضمون شائع کیا۔ اور اس میں اسلام پر اعتراضات کئے۔ اس کا رات کو ہی جواب دے دیا گیا۔ جس سے وہ جھلا سے گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم نے آپ کو مخاطب نہیں کیا۔ دوسرے مسلمانوں کو مخاطب کیا ہے۔ اس پر دوسرے مسلمانوں کی غیرت جوش میں آئی۔ اور انہوں نے ہمیں خطوط لکھے اور انہیں شائع بھی کیا۔ اور احمدیوں کو اس کام پر جو وہ عیسائیوں کے مقابلہ پر کر رہے ہیں۔ مبارک باد دی۔ اور غیر احمدی مسلمانوں پر زور دیا۔ کہ وہ عیسائیوں پر واضح کر دیں۔ کہ احمدی اور غیر احمدی متحد ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے شیخ صاحب نے فرمایا۔ صرف ٹانگانیکا کے علاقہ میں ۱۴ عیسائی سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔ اور ان کے چار ہزار مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ان کے ہزاروں سکول اور ہسپتال وہاں قائم ہیں۔ ان کے مقابلہ میں صرف پانچ احمدی مبلغین کام کر رہے ہیں۔ لیکن عیسائیوں پر گھبراہٹ طاری ہو گئی ہے۔

شیخ صاحب موصوف نے اپنے ساتھی مبلغین کی خدمات کو سراہا۔ اور ان کی نیکی تقویٰ اور جوشِ عمل کی تعریف کرتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست کی۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سید عبد الرحمٰن صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ امریکہ میں احمدیت کے لئے بڑا میدان ہے۔ عیسائیت بے شک زوروں پر ہے۔ لیکن میں نے امریکہ میں کوئی عیسائی نہیں دیکھا۔ جو اطمینان سے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہو۔ اور باوجود اس کے کہ وہ کمیونزم سے متنفر ہیں اور یہ جانتے ہوئے کہ ہندوستان میں کمیونسٹ زوروں پر ہیں۔ اس کی امداد پر مصر ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ کمیونزم ایک جذباتی تحریک ہے۔ لیکن قائم رہنے والا مذہب نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کمیونزم آہستہ آہستہ خود ہی مر جائیگا۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی مدد نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام انہیں کھا جائے گا۔ سید عبد الرحمٰن صاحب نے بتایا۔ کہ امریکنوں کا ایک طبقہ اسلام کی طرف مائل ہے۔ کالے تو سارے کے سارے اسلام میں داخل ہونے کو تیار ہیں۔ اور ہم نے ان میں سے ہزاروں مسلمان بھی بنائے ہیں۔ کام بہت زیادہ ہے لیکن مبلغین کی کمی ہے۔ وہ احمدی تو بنا لیتے ہیں۔ لیکن ان کی تربیت کرنا ان کے بس کی بات نہیں۔ پھر مالی طاقت بھی نہیں۔ کوشش کریں کہ وہاں اور مبلغ جائیں۔ اور جو بھائی تبلیغ میں منہمک ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے آپ سب دوست دعا کرتے رہیں۔

مسٹر ارنلڈ روز نے فرمایا۔ ایڈریس میں کہا گیا ہے۔ کہ میں ہزاروں میل طے کرتے ہوئے اسلام کی تلاش میں آیا ہوں۔ حقیقت یہ کہ میں نے اسلام سے بھاگنے کے لئے ہزاروں میل کا سفر کیا ہے۔ ہمیں شروع میں ہی ایسی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ جن کے مطالعہ سے خواہ مخواہ اسلام سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں نے اسلام کے متعلق زیادہ تحقیقات کی کوشش نہیں کی۔ میں بدھ مذہب اور ہندو مذہب کا مطالعہ کرتا رہا۔ میں بدھ ازم سے متاثر تھا۔ میں مشرق میں آیا۔ تا دیکھوں کہ یہ باتیں عملی طور پر بھی موجود ہیں۔ یا کہ نہیں۔ لیکن افسوس کہ میں نے عملاً کچھ نہ دیکھا۔ اور میں نا امید ہو گیا۔

کتاب "احمدیت یا حقیقی اسلام" میری نظر سے گزری۔ اور میں نے اس کا مطالعہ کیا۔ اس کا مجھ پر خاصہ اثر ہوا۔ اور میں نے سمجھا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کی تعلیم کو ہم بغیر کسی پیچیدگی کے ہر لحاظ سے اپنے اوپر حاوی کر سکتے ہیں۔ میں احمدی تاجروں سے بھی ملا۔ میں نے دیکھا کہ کس طرح وہ تجارتوں میں مشغول ہونے کے باوجود خالص مذہبی زندگی گذار رہے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بدھ اور ہندو راہب بھی خالص مذہبی زندگی گذارتے ہیں۔ اور وہ اس میں خوش ہیں۔ لیکن ان کے پاس اس کے سوا اور کام ہی کیا ہے۔

مسٹر آرنلڈ نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا۔ میں ایک اجنبی ہوں۔ پھر ابھی ابھی اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ میں مسائل سے واقف نہیں۔ اور نہ اسلامی اصولوں سے واقف ہوں۔ اس لئے اگر کوئی دوست مجھے غلطی کرتے ہوئے دیکھیں۔ تو وہ مجھے صحیح بات بتانے میں کوتاہی نہ کریں۔

ازاں بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"شیخ مبارک احمد صاحب نے مشرقی افریقہ کے متعلق بعض باتیں بیان فرمائی ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے۔ کہ ہمارے مقابلہ میں عیسائی مشنریوں کو کیا کیا سامان اور سہولتیں میسر ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہماری کوششیں کمزور ہیں۔ اور کمزور ہونی چاہئیں۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے کاموں میں صحیح طریق اختیار کریں۔ مشرقی افریقہ میں اگرچہ وحشی حبشی تعداد میں زیادہ ہیں۔ لیکن روپیہ انگریزوں۔ پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کے پاس زیادہ ہے۔ وہاں تین لاکھ کے قریب پاکستانی اور ہندوستانی بستے ہیں۔ جو ہماری اپنی زبان بولتے ہیں۔ اور ہمارے جیسے جذبات اور احساسات رکھتے ہیں۔ پچھلی ربع صدی میں ہم نے ان میں سے ایک تعداد احمدیت میں داخل کی ہے۔ اور وہی تعداد ہمارا ۹۹ فی صدی بوجھ اٹھا رہی ہے۔ ہمارا چندہ ۸۰، ۹۰ ہزار شلنگ سالانہ ہے۔ لیکن خود افریقن لوگوں میں سے جو ایک ہزار احمدی ہوا ہے۔ ان کا چندہ ۷۰ شلنگ ماہوار بھی نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس تعداد کو بڑھایا نہ جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو تبلیغ کئے بغیر ہماری ترقی مشکل ہے۔ جوں جوں ان لوگوں میں ہماری تعداد بڑھتی جائے گی۔ ہماری تبلیغ ترقی کرے گی۔

یورپ میں بھی ابھی تک ظاہری تعداد کی طرف توجہ کی جا رہی ہے۔ ہمیں اس قسم کے لوگ تلاش کرنے چاہئیں۔ جو اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تعداد کو بڑھانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر اس قسم کا ایک احمدی بھی مل جائے۔ تو وہ اپنی جگہ احمدیت کا ستون اور عمود ہو گا۔

حضور نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ لوگ بیرونی ملک کے لوگوں کی بات سن لیتے ہیں۔ لیکن جب رَو آتی ہے۔ تو وہ مقامی لوگوں کے ذریعہ سے ہی آتی ہے۔ ایک پاکستانی اگر مجنونانہ تبلیغ کرے گا۔ تو وہ لوگ اس کی مختلف تاویلیں کریں گے۔ لیکن جب یہ جنون ان کے ہم وطنوں پر بھی سوار ہو جائے گا۔ تو انہیں اسلام کی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہے گا۔ کسی شخص کے سامنے صداقت کو پیش کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ اسے قبول نہ کرے۔ ہمارے مبلغین کو اپنا رویہ بدلنا چاہیئے۔ اور ایسے لوگ تلاش کرنے چاہئیں۔ جو اسلام کو قبول کر لینے کے بعد مجنونانہ رنگ اختیار کر لیں۔ وہ اسلام کو اپنے تمام کاموں پر ترجیح دیں۔ اور اس کے لئے اپنے تمام جذبات کو قربان کر دیں۔

صوبہ سرحد کی جماعتوں کے لئے اعلان

حسب الارشاد پراونشل امیر صاحب جماعت ہائے صوبہ سرحد جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہر ایک صیغہ کی ماہواری رپورٹ کی ایک کاپی ناظر صاحب صیغہ متعلقہ کو اور ایک کاپی مندرجہ ذیل پتہ پر ہر ماہ کی پانچ تاریخ کو ارسال فرمایا کریں۔

خاکسار محمد الطاف جنرل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد ہیڈ کلرک سنٹرل سرکل۔

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

جماعت احمدیہ کی قومی سیاسی اور ملی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۱۷)

(مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

مولٰنا غلام رسول صاحب مہر مدیر انقلاب

نے اپنے سفر لندن کے حالات (جو گول میز کانفرنس لنڈن منعقدہ ۱۹۳۱ء کے موقعہ پر لکھے گئے تھے) لکھتے ہوئے احمدیوں اور مسجد احمدیہ لندن کا بھی ان لفظوں میں ذکر فرمایا تھا

"گذشتہ اتوار کو مولانا فرزند علی صاحب امام مسجد لندن نے بعض اصحاب کو لنچ پر مدعو کیا تھا جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت علامہ اقبال، مولانا شوکت علی، حافظ ہدایت حسین چوہدری ظفر اللہ خان، مسٹر فضل الحق۔ مہر۔ عبد المتین چوہدری۔ اور چند اور اصحاب، پرتکلف لنچ کے بعد مولانائے موصوف نے قرب جوار کے انگریز نومسلموں کی ایک جماعت سے ہم سب کو ملایا۔ جسے چائے کی دعوت پر بلایا گیا تھا۔ بعض انگریز خاتونوں۔ صاحبزادیوں اور بچیوں اور نوجوانوں نے قرآن کی مختلف سورتیں سنائیں۔ اگرچہ اکثر کا تلفظ اور لب ولہجہ زیادہ اچھا نہ تھا۔ لیکن اس بات پر سب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ خدا کا آخری پیغام انگریز قوم کی زبان پر جاری ہو رہا ہے۔ ایک انگریز نوجوان مسٹر عبد الرحمٰن ہارڈی کے حسن قرأت اور صحت تلفظ پر ہم سب بجد محظوظ ہوئے۔ ایک چھ سات سال کی انگریز بچی نے سورہ فاتحہ سنائی۔ حضرت علامہ اقبال نے اسے ایک پونڈ انعام دیا۔۔ یہ مسجد اگرچہ اصل شہر سے ذرا فاصلے پر واقع ہے۔ لیکن اس کے ساتھ زمین بڑی کافی ہے۔ میرے خیال میں پوری زمین ڈیڑھ ایکڑ سے کم نہ ہوگی۔ اس میں ایک سمت سہ منزلہ مکان ہے۔ جس میں امام صاحب رہتے ہیں۔ نیز ان کا دفتر۔ ملنے کا کمرہ۔ کھانے کا کمرہ وغیرہ ہیں۔ دوسرے حصہ میں مسجد واقع ہے۔ جو زیادہ وسیع نہیں ہے۔ لیکن اچھی خوش وضع بنی ہوئی ہے۔ باقی ساری زمین باغ کے لئے وقف ہے۔ بعض حصوں میں پھولوں کی کیاریاں ہیں۔ اور نہایت خوشنما اور وسیع لان ہیں۔ اور ان کے کناروں پر ناشپاتی۔ امرود۔ اور بعض دوسرے پھلدار درخت ہیں۔ مولانا فرزند علی صاحب نہایت خوش اخلاق اور نیک طبع بزرگ ہیں۔ فرائض امامت و تبلیغ کی بجاآوری کے علاوہ مسلمانوں کے جماعتی سیاسی کاموں میں بھی کافی وقت صرف کرتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے یہاں (لنڈن) کے اونچے طبقے میں بہت گہرا اثر و رسوخ پیدا کر لیا ہے"

(اخبار انقلاب لاہور ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

قاضی نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ میونسپل کمشنر راولپنڈی

اگرچہ میں مرزائی یا احمدی نہیں ہوں مگر مجھے یقین ہے۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (آل انڈیا مسلم) لیگ کی صدارت کے لئے اس وقت اہل ترین آدمی ہیں چوہدری صاحب نے کونسل پنجاب کونسل اور گول میز کانفرنس کے ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے جس متانت اور ذہانت کا ثبوت دیا ہے۔ اس کی داد نہ دینا آئین عدل کے سخت خلاف ہے۔ پنجاب کے مسلمانوں کو اس امر پر بجا ناز ہے۔ کہ چوہدری صاحب نے ان کے مفاد کی نمائندگی غیر معمولی قابلیت کے ساتھ کی ہے"

اخبار تیج کے لنڈنی نامہ نگار

نے گول میز کانفرنس کے حالات لکھتے ہوئے زرنداحمدیت جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق لکھا تھا کہ:۔

"مسلم ڈیلیگیٹوں میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے خاص شہرت حاصل کی ہے۔ حالانکہ وہ ہمیشہ فرقہ پرستی کا راگ گاتے رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ اپنی قابلیت کے باعث سر محمد شفیع۔ مسٹر جناح اور ڈاکٹر شفاعت احمد خان پر سبقت لے گئے ہیں"

(اخبار تیج دہلی ۷ نومبر ۱۹۳۱ء)

ہمیں تعجب ہے۔ کہ تیج کے لنڈنی نامہ نگار نے یہ کس طرح لکھ دیا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب "ہمیشہ فرقہ پرستی کا راگ گاتے رہے ہے" کیا اپنی قوم کی خدمات بجا لانا فرقہ پرستی ہے۔ ایک مظلوم قوم کی حمایت کرنا فرقہ پرستی ہے۔ جس قوم کے حقوق دوسری قوموں نے ہتیا رکھے ہوں۔ ان کے خلاف نبرد آزما ہونا فرقہ پرستی ہے۔ کیا جس قوم کو جتنا حق پہنچتا ہے۔ وہ اسے دلوانا فرقہ پرستی کا راگ الاپنا ہے؟ اگر یہی فرقہ پرستی ہے۔ تو پھر بے شک ہمارے مکرم چوہدری صاحب فرقہ پرست ہیں۔ اور اگر ایسی فرقہ پرستی محل ذم ہے۔ تو پھر تیج کے لنڈنی نامہ نگار کا کوئی ایک بھی ہم قوم لیڈر اس اعتراض سے مبرا نہیں۔ ہم پورے یقین اور وثوق سے کہیں گے کہ جس طرح کی قابل اعتراض فرقہ پرستی۔ تنگ دلی۔ تنگ نظری اور تنگ خیالی کا اظہار نامہ نگار کی جاتی کے بزرگ۔ مالوی۔ مونجے۔ پرمانند۔ ساورکر وغیرہ وغیرہ کرتے رہے وہ نہ صرف قابل مذمت ہی تھی۔ بلکہ شرمناک بھی تھی۔ مگر مسلم قوم کے بہی خواہ سچے ہمدرد اور مخلص خادم چوہدری صاحب نے مہاسبھائی اور دوسرے ہندو لیڈروں کی طرح کبھی ایسی فرقہ پرستی کا راگ نہیں گایا۔ جو مذمت کے لائق ہو۔ بلکہ ہمیشہ اپنی قوم کے لئے وہی کچھ سب کیا۔ جو اس کا جائز حق تھا۔ اگر یہ کہا جائے فرقہ پرستی سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنی قوم ہی کے مفاد کے لئے ساعی اور کوشاں رہے۔ عام ملک اور دوسری اقوام کی فلاح وبہبود اور ان کی آزادی کے لئے کبھی آواز بلند نہیں کی۔۔۔ سو یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ مکرم چوہدری صاحب کو جب کبھی بھی موقعہ ملا۔ آپ نے اپنی قوم کے لئے ہی نہیں۔ دوسری اقوام کے لئے بھی وہی کچھ چاہا۔ اور اس پر زور دیا۔ جو عدل و انصاف پر مبنی تھا۔ ہم اس موضوع پر بہت کچھ کہہ سکتے ہیں۔ مگر اس کا یہ موقعہ نہیں۔ اس لئے اس جگہ ہم ہندو نامہ نگار کے ایک ہم قوم ایڈیٹر کی تحریر کا ایک حوالہ نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اس حوالہ کے پڑھنے سے یہ امر بخوبی سمجھ میں آجائے گا۔ کہ مکرم چوہدری صاحب کو خدا تعالےٰ نے جب بھی ایسا موقعہ دیا۔ وہ اپنی قوم اپنے ملک اور اپنے ہمسایوں کے حقوق اور ان کی آزادی کے حق میں بھی آواز بلند کرنے سے نہیں چوکے۔ بلکہ بڑی جرات اور دلیری کے ساتھ دوسروں کی آزادی اور رستگاری کے لئے بھی ایسی آواز بلند کی۔ کہ جس کی گونج دنیا بھر میں مچ گئی۔ رسالہ پریت لڑی کے ایڈیٹر صاحب نے ۱۹۴۵ء میں لکھا تھا کہ:۔

"لندن میں نو آبادیاتی کانفرنس ہو رہی ہے سر ظفر اللہ خان ہندوستان کے نمائندہ ہیں۔ جو زوردار۔ بے خوف اور صاف تقریریں آپ نے وہاں کی ہیں۔ انگریز سوچ میں پڑ گئے ہیں۔ سر ظفر اللہ خان نے تنبیہہ کی ہے۔ کہ اگر ہندوستان سے انصاف نہ کیا گیا۔ اور مکمل آزادی کی تاریخ مقرر نہ کی گئی۔ تو ہندوستان کی دوستی انگریز ہمیشہ کے لئے کھو دیں گے ان تقریروں کی تمام دنیا میں دھوم ہے۔ ہم اپنے بھائی کے شکر گذار ہیں۔ مدت سے ہم نے یہ امید کو نا چھوڑ دی تھی۔ کہ سرکاری طور پر منتخب نمائندہ بھی کبھی ہماری ترجمانی کرے گا۔ ہم نے دلچسپی سے کبھی پڑھا ہی نہیں۔ کہ یہ نمائندے وہاں جا کر کیا کہتے ہیں۔ مگر سر ظفر اللہ خان کی دلیری پر ہم فخر کر رہے ہیں"

(رسالہ پریت لڑی گورمکھی مارچ ۱۹۴۵ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار عزیز ہند جھانسی

چند مسلمانوں نے یہ بانگ بے ہنگام اٹھائی ہے کہ ظفر اللہ خان صاحب احمدی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کے قائم مقام نہیں سمجھے جا سکتے۔ اس سے زیادہ لغو اور احمقانہ تحریک آج تک ہم نے نہ دیکھی نہ سنی۔ چوہدری صاحب کی قابلیت معاملہ فہمی اور اسلامی ہمدردی روز روشن کی طرح مشہور رہی ہے۔ اور یہ امر کہ میاں سر فضل حسین صاحب ان کے حامی ہیں۔ اس بات کی ضمانت ہے۔ کہ ان سے زیادہ کوئی مسلمانوں کا ہمدرد نہیں ہو سکتا۔ انگلستان میں ظفر اللہ خان صاحب نے جو خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں مسلمانوں کو جو کچھ ملا ہے۔ یہ سب ظفر اللہ خان۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خان اور حافظ ہدایت حسین کی بدولت ہے۔ ایسے شخص کی مخالفت انتہائی احسان فراموشی ہے الخ"

(عزیز ہند جھانسی ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء)

زعماء صاحبان انصار اللہ و امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو اطلاع

مولوی قمر الدین صاحب فاضل نائب قائد تعلیم و تربیت مرکزیہ مجلس انصار اللہ (انسپکٹر نظارت تعلیم و تربیت) نظارت تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ضلع لائل پور۔ شیخوپورہ اور سیالکوٹ کی بعض جماعتوں میں دورہ کے لئے آ رہے ہیں مولوی صاحب موصوف اپنے فارغ اوقات میں تنظیم انصار کے فرائض بھی سر انجام دیں گے۔ اور انصار عہدیداران انصار مطلع رہیں۔ اور جہاں ہر مجالس انصار اللہ قائم نہ ہوگی وہاں ہر مجالس انصار اللہ بھی قائم فرمائیں گے اس کام میں امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

ایجنٹ اصحاب

ماہ جنوری ۱۹۵۲ء کے بل روانہ ہو چکے ہیں۔ براہ کرم ۵ فروری ۱۹۵۲ء تک رقم دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔ زیادہ سے زیادہ ۱۰ فروری ۱۹۵۲ء تک انتظار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد مجبوراً سپلائی روکنی پڑے گی جو اصحاب بذریعہ ایجنسی اخبار خرید فرماتے ہیں۔ براہ کرم تسلی فرمالیں کہ ایجنٹ صاحب نے بل کی رقم دفتر میں وقت مقررہ سے قبل بھجوا دی ہے۔ (مینیجر الفضل)

میرا سفر نصیبین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سفر ہندوستان کے آثار

از مکرم سید امجد علی شاہ صاحب سیالکوٹ

۱۹۲۴ء تا ۱۹۳۵ء میں میری آنکھوں ... [illegible] اس درجہ پر پہنچ گیا کہ گو میں چل پھر یا لکھ پڑھ سکتا تھا مگر فرائض منصبی ملازمت ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ نصیبین بھی وفد بھیجنے کا ارادہ فرمایا تھا تاکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے سفر ہندوستان کے کوئی آثار معلوم کئے جائیں۔ مگر اس وقت ہندوستان میں طاعون ہونے کے باعث حکومت ترکیہ نے جس کا علاقہ اس وقت نصیبین تھا شامل تھا وفد کو جانے کی اجازت نہ دی۔ اب میرے لئے موقعہ تھا کہ میں چھٹی لے کر یہ سفر کروں۔ چنانچہ میں نے لمبی چھٹی لی اور اس نیت سے چلا کہ بصرہ سے بغداد اور پھر نصیبین جاؤں۔ اس کے بعد کچھ ترکی علاقہ سے گذر کر انقرہ استنبول ہو کر واپس آؤں اور بیت المقدس عراق اور ایران ہوتا ہوا واپس آؤں۔ یہ سفر میرے منشاء کے مطابق نہ ہوا اور شاید مقدر یہی تھا کہ میں نصیبین سے آگے نہ جاؤں مجھے بعض پاسپورٹ کے متعلق قانونی الجھنوں میں پھنس کر نصیبین سے واپس لوٹنا پڑا۔

اس سفر میں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے سفر ہندوستان کی کم سے کم ایک کڑی معلوم کرنے میں کامیاب ہوا۔ کچھ اور بھی سفر میں حالات پیش آئے جن کا علم۔ تبلیغ کا شوق رکھنے والوں کیلئے دلچسپی اور فائدہ کا باعث ہو سکتا ہے اس لئے میں ایسے چند حالات پیش کرتا ہوں۔

بغداد میں

میں بمبئی سے جہاز پر سوار ہو کر اور بصرہ سے ہوتا ہوا بغداد پہنچا۔ جس دن میں پہنچا عید میلاد کا دن تھا۔ اسٹیشن پر ہی احباب نے مجھے کہا کہ جلسہ ہو رہا ہے اس میں ضرور کچھ کہنا ہوگا۔ میں نے عذر کیا کہ میں ملک کی زبان عربی بول نہیں سکتا لیکن انگریزی دان طبقہ جلسہ میں حاضر تھا اور ہندوستانی بھی تھے اس لئے انگریزی میں اور کچھ اردو میں اسلام کے امن اور سلامتی کا مذہب ہونے پر حسب تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ کچھ لیکچر دیا۔ جس کا چرچا بغداد کے اخباروں میں خاصا ہوا۔ وہاں کی انڈین کانگرس نے بھی ایک جلسہ کیا جس میں ملکی اور غیر ملکی لوگ مدعو تھے اس میں بھی اسلامی رواداری کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پیش کرنے کا موقعہ ملا۔

پاسپورٹ پر ویزا آئندہ سفر کیلئے مکمل کرا کے میں بغداد سے روانہ ہوا۔ بغداد کے قیام کے ایام میں مختلف اوقات میں عراق کی مشہور جگہوں مدائن کربلا۔ نجف۔ سامرہ وغیرہ کا چکر لگایا۔ آئندہ سفر کے لئے اس وقت بغداد ریلوے پر کرکوک آخری اسٹیشن تھا۔ چنانچہ بغداد سے چل کر میں کرکوک گیا۔

مقام مریمؑ

کرکوک بہت پرانا شہر ہے۔ میں جب دیکھنے کے لئے گیا تو دیکھا کہ جامع مسجد میں قبلہ رخ کھڑے ہوں تو سامنے بائیں ہاتھ کونے میں مسجد کا تھوڑا سا حصہ بطور حجرہ کے الگ کیا ہوا ہے۔ اس کے اندر بظاہر قبر کی شکل میں اس جگہ کے گرد جنگلہ لگا ہوا ہے اس جگہ کو مقام مریمؑ کہتے ہیں اور مسلمان اور عیسائی سب اس جگہ کا احترام کرتے ہیں۔ دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ یہاں حضرت مریم علیہا السلام تشریف لائی تھیں اور اس مقام پر کھڑی ہوئی تھیں یہ متبرک مقام ہے اور اسی نسبت سے عیسائیوں نے یہاں یہ گرجا تعمیر کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے یہ شہر فتح کیا تھا۔ اس میں اور گرجے بھی تھے۔ اسی ایک گرجے کو عبداللہ بن عمرؓ نے مسجد میں تبدیل کر لیا۔ یہ مقام متبرک اسی طرح محفوظ رکھا گیا۔ چنانچہ اس مسجد میں سوائے اس کے کہ قبلہ کے رخ دیوار کے اندر محراب بنا لیا گیا ہے باقی گرجے والی اصل شکل میں ہی عمارت کھڑی ہے میں نے اس کا فوٹو اور اس متبرک مقام کی حقیقت کی سند حاصل کرنی چاہی ہم پھر مسجد میں گئے۔ متولی مسجد سے ملے۔ ان سے درخواست کی کہ مقام مریمؑ کے متعلق وجہ تسمیہ کے متعلق ایک تحریر دیدیں۔ انہوں نے بے تکلفانہ مندرجہ بالا مضمون پر مشتمل عربی میں تحریر مجھ کو لکھ کر دیدی

حاکم کرکوک سے ملاقات

اگلے دن حاکم کرکوک کا آدمی میرے پاس آیا۔ اور کہا کہ حاکم کرکوک نے آپ کو بلایا ہے۔ میں نہ سمجھ سکا کہ میرے جیسے ایک گمنام مسافر کا علم حاکم کرکوک کو کیونکر ہوا اور میرے بلانے سے کیا مطلب۔ بہرحال میں گیا۔ حاکم کرکوک تعلیم یافتہ نئی روشنی کے۔ ڈھلتی جوانی کے خوش رو آدمی تھے۔ سلام وتعارف عام کے بعد آپ نے مجھ سے پوچھا کہ "کیا آپ نے جامع مسجد کے متولی سے کوئی تحریر لی ہے"؟ ان کے اس سوال سے مجھے سمجھ آگئی [illegible] رپورٹ کی ہے۔ خیر میں نے عرض کیا کہ ہاں لی ہے۔ انہوں نے کہا وہ کیا ہے آپ دکھا سکتے ہیں۔ میں نے وہ تحریر جیب سے نکال کر پیش کر دی۔

حاکم کرکوک کو تبلیغ

حاکم نے مطالعہ کرنے کے بعد مجھ سے سوال کیا کہ یہ تحریر کس مقصد کیلئے لی ہے؟ اس کے جواب میں میں نے بیان کیا کہ "حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے عقیدہ نے مسلمانوں کو بے اندازہ مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے ایک سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی نسبت زندہ آسمان پر ہونے اور مردے زندہ کرنے اور بغیر کھانے پینے کے زندہ ہونے اور دوسرے خدائی صفات سے متصف ہونے کے متعلق مسلمانوں کی روایات سے عیسائی نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صفات میں کمتر ہونے کا استدلال کر کے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور اس طرح ہزاروں مسلمان عیسائیت کی آغوش میں جا چکے ہیں اور جا رہے ہیں۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰؑ جب تک دوبارہ آسمان سے تشریف نہیں لائیں گے اسوقت تک مسلمانوں کا تنزل مقدر ہے۔ حضرت عیسےٰؑ آکر مسلمانوں کو نجات دلائیں گے۔ اس عقیدہ نے مسلمانوں میں قوت عمل کو بالکل بیکار کر دیا ہے اور مایوسی کی موت ان پر طاری ہو رہی ہے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے مسیح اور مہدی کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے امام کی اس طرف توجہ دلائی کہ قرآن کریم حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ مریمؑ کے متعلق فرماتا ہے۔

آوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین۔

اس آیت پر ہمارے امام کی تحقیق کا یہ نتیجہ ہے کہ صلیب سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نیم مردہ حالت میں زندہ اتارے گئے اور تندرست ہو کر آپ نے بنی اسرائیل کی بکھری ہوئی بھیڑوں کو تعلیم دینے کے لئے ہندوستان کا سفر کیا اور طبعی عمر پا کر کشمیر میں حضرت عیسےٰؑ فوت ہو گئے اور محلہ خانیار میں آپ کا مزار ہے۔ چونکہ قرآن کریم اشارہ فرماتا ہے کہ حضرت مریمؑ بھی ربوۃ ذات قرار ومعین (کشمیر) کو گئی تھیں۔ یہ مقام مریمؑ آپ کے سفر کی شہادت کی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ آخر حضرت مریمؑ یہ دو ہزار میل کا سفر کر کے یہاں کیوں آئی تھیں یہی کہ وہ ہندوستان کا راستہ ہے۔ اور چونکہ مسلمانوں کی نجات اسی امر میں ہے کہ حضرت عیسےٰؑ کو آسمان سے اتار کر زمین میں دفن کیا جائے۔ اس لئے ہم کو جہاں کوئی شہادت اس مقصد کی تکمیل کی مل سکتی ہے ہم لیتے ہیں۔

حاکم کرکوک نے اس بیان کو نہایت دلچسپی سے سنا۔ اس کے چہرے پر متعجبانہ پسندیدگی یا خوشی کی چمک نمایاں تھی۔ وہ مسکرایا اور کہا کہ مجھے آپ کے مقصد سے ہمدردی ہے۔ تحریر کے متعلق کہا ہمارے ملک کا قانون ہے کہ کسی وقف اسلامی کا کوئی متولی کسی سیاح کو اس وقف کے متعلق اپنی کوئی تحریر نہیں دے سکتا۔ اس لئے تحریر کا معاملہ حل طلب ہے مجھے مدیر اوقاف سے مشورہ کر لینے دیں۔ اس نے اگر اتفاق کیا تو میں یہ تحریر تیسرے پہر آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ میں نے کہا کہ میں خود حاضر ہوں گا۔

اس نے اصرار کیا کہ نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ مگر میں نے اصرار کیا کہ میں خود حاضر ہوں گا۔ واپسی پر ہم نے اس کے سیکرٹری سے اپنے طور پر کوشش کی تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مدیر اوقاف نے پابندی قانون کا عذر کر کے تحریر دینے کے ساتھ اتفاق نہیں کیا۔ بہرحال تیسرے پہر بھی حاکم کے پاس حاضر ہوا۔ میرا مقصد اس کو کچھ سلسلہ کا لٹریچر پیش کرنا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے پیش کیا۔ اس نے بہت معذرت کی اور مجھے کہا کہ اس تحریر کی تم نقل کر لو۔ میں نے کہا نقل تو نقل ہی ہے اور وہ میرے سینہ میں محفوظ ہے۔ اس کے پوچھنے پر میں نے اسے بتایا کہ میں کل موصل کو روانہ ہو جاؤں گا۔ تو اس نے کہا کہ آج رات ٹیلیفون پر بغداد کے مدیر اعظم اوقاف سے بات چیت کروں گا ممکن ہے کہ وہ اجازت دیدے۔ آپ ضرور میرے پیغام کا صبح انتظار کریں۔ میں نے شکریہ ادا کیا اور چلا آیا۔ دوسری صبح مجھے حاکم کا پیغام آیا کہ بغداد کے مدیر اعظم نے بھی اسی عذر پر اجازت نہیں دی۔

چند دن کرکوک ٹھہرنے کے بعد یہاں ارد گرد کسی اور مقام کے متعلق دریافت کرنے سے کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ میں موصل کو بذریعہ موٹر کار روانہ ہو گیا۔ موصل پہنچنے پر میں نے ایک ہوٹل میں قیام کیا وہاں بھی دریا کے کنارے ایک عظیم الشان گرجا ہے جو حضرت مریمؑ کے نام سے منسوب ہے۔ میں نے اس کے متعلق تحقیقات کی۔ اس کے متعلق یہ روایت مشہور ہے کہ صلیبی جنگوں میں جب یہاں سخت حملہ مسلمانوں کا ہوا تو یہاں کے پادری نے یہاں کشفی حالت میں حضرت مریم کو دیکھا تھا۔ اس طرح پر یہ مقام مقدس بنایا گیا۔

موصل میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ عیسائیوں کا مرکز ہے اور جو پادری مشرق وسطےٰ کے مشنوں کا انچارج ہے وہ چند میل پر ایک کوٹھی میں رہتا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اس سے شاید کوئی مفید بات معلوم ہو سکے موصل میں تیل کی انگریزی کمپنی کے عملہ میں ایک ہندوستانی باشندے احمدی تھے۔ ان کے ذریعہ پادری صاحب کے ساتھ وقت مقرر کیا۔ ہم پادری صاحب کے پاس مقررہ وقت پر [illegible] پہنچے۔ ہمارے احمدی دوست کے کسی واقف نے پادری صاحب کو نہ معلوم کیونکر یہ اطلاع پہنچا دی کہ یہ ملاقاتی احمدی ہیں۔ چنانچہ مجھے سخت تعجب ہوا۔ جب میرے اس سوال پر کہ اس ملک کے دینی مقدس مقامات کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ پادری صاحب نے کہا کہ مجھے تو اس کے متعلق کچھ علم نہیں ہزار کوشش کی لیکن پادری صاحب نے لاعلمی کے سوائے اور کچھ نہ کہا۔

(باقی)

حضرت غلام قادر صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی محمدؐ جی صاحب ہزاروی از سیالکوٹ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جن بزرگوں اور دوستوں کا تعلق تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے ۱۹۰۵ء سے لیکر ۱۹۳۵ء تک رہا ہے ان کے دلوں کو حضرت بھائی غلام قادر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر سن کر رنج ہوگا۔ مرحوم ۳۱ر جنوری دو بجے دن کے دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرنا ہر آدمی کے لئے ضروری ہے۔ مگر مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان حمیدہ اخلاق صحابہ میں سے تھے۔ جن کے لئے خدا تعالیٰ نے موت کو بطور تحفہ بھیجا کرتا ہے۔ مرحوم نہایت دیانتدار صحابی تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحبان جناب مولوی صدر دین صاحب اور مکرم مولوی محمدؐ دین صاحب آپ کا احترام بوجہ تقویٰ اور امانت کے بہت کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنی زبان اور ہاتھ سے کبھی کسی کو ایذا نہیں پہنچائی۔ ۱۹۰۲ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کی سعادت پاتے ہی تمباکو نوشی کو ترک کر دیا۔ اور پرہیز گاری اور تقوی اللہ کو اختیار کیا۔ ہمیشہ پنجگانہ نمازوں اور تہجد کا ادا کرنا اپنے پر لازم گردانا اور تادم واپسین اسی پر قائم رہے۔ اپنے ماموں زاد بہنوئی حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر قادیان میں سکونت اختیار کی۔ اور مسجد مبارک کی چھت پر دار مسیح کے جس کمرہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ اسی میں کئی سال رہتے رہے۔ اور ۱۹۱۶ء میں محلہ دار الفضل میں مکان تعمیر کروایا۔ آپ مختصر سرمایہ سے کتابوں کی تجارت کرتے تھے۔ اور ہر سال باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔ آپ دنیا سے متنفر تھے۔ اور ہمیشہ موت کو یاد کرتے رہتے تھے۔ اور ضرورتمند لوگوں کو قرض حسنہ سے امداد دیا کرتے تھے۔ ایک شخص کو چار صد روپے دیئے۔ خاکسار نے کہا۔ آپ اس سے رسید لے لیتے۔ فرمایا۔ اس وقت وہ امداد کا محتاج ہے۔ اگر وہ مجھے رقم واپس نہ دے گا۔ تو میں نے مقدمہ تھوڑا ہی کرنا ہے۔ آپ جناب مولوی صدر دین صاحب کے ماتحت کام کیا کرتے تھے۔ مگر ان پر ان کی باتوں کا کوئی اثر نہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ نے فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور حضور کے ہر ارشاد پر کان دھرا۔ دینی امر کے سرانجام دینے کے لئے جو تحریک بھی حضور نے کی۔ اس میں مرحوم نے اپنی بساط بھر حصہ لیا۔ ایک بار کچھ رقم لحاف بنانے کے لئے جمع رکھی ہوئی تھی۔ اس کو بھی چندہ میں شامل کر دیا۔ اور کہا۔ کہ لحاف پھر بنایا جائیگا۔ وقف جائیداد کی تحریک کے موقع پر اپنے برادرِ خورد حضرت منشی محمدؐ اسماعیل سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی معیت میں اپنا مکان وقف کر کے صدر انجمن کے نمائندہ سے قیمت لگوا کر نقد داخل خزانہ کر دی۔ تحریک جدید کا چندہ ہمیشہ سال کے شروع میں ہی ادا کر دیا کرتے تھے۔ سالِ رواں کا چندہ بھی وفات سے کچھ دن پہلے ادا کر دیا۔ خاکسار کا مکان ان کے احاطہ میں بنا ہوا تھا۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا ان کی بھتیجی کے ہاں تشریف لا کر مرحوم کا حال دریافت فرمایا کرتی تھیں۔ اور ان کی مادرانہ شفقت سے ہمارے دل باغ باغ ہو جاتے تھے۔ مرحوم کو ۱۹۰۳ء میں حضرت اقدس ؑ کے سفرِ جہلم میں ساتھ جانے کا بھی شرف حاصل تھا۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ وفات سے دو ماہ قبل رویا کی بناء پر خاکسار کو لکھا۔ کہ میرا وقت قریب ہے۔ مجھے آکر اپنے ہاتھ سے دفن کر جائیں۔ جلسہ سالانہ سے فارغ ہو کر میں ان کی ملاقات کو پہنچا۔ آپ تندرست تھے۔ لیکن قضاء الٰہی انتظار میں تھی۔ چند دن علیل رہ کر داغ مفارقت دے گئے۔ آپ عمر کی ۸۷ منزلیں طے کر چکے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد مومنوں کے جم غفیر نے جنازہ پڑھا۔ مرحوم موصی تھے۔ امانتاً دلِ زمین کے سپرد کئے گئے۔

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سکرٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ لیاقت کم از کم بی۔اے پاس ہو۔ بی۔اے کے لگ بھگ تعلیم والی بہنوں کی درخواست پر بھی غور کیا جائے گا۔ رہائش کے لئے کوارٹر دیا جائیگا۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ خواہشمند بہنیں جلد از جلد اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

(ناظر بیت المال)

قیمت اخبار الفضل

خریداران نوٹ فرمالیں

(۱) پاکستان کے لئے :- ۲۴/- روپے سالانہ یکمشت

۱۳/-/- ششماہی "

۷/-/- روپے سہ ماہی "

۲/۸/- روپیہ ماہوار "

شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئے گی۔ اُس کو اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج حساب کیا جائے گا۔

(۲) ہندوستان سے :- ۳۵/۰ روپے سالانہ یکمشت

روزانہ اخبار کی قیمت ۱۸/-/- روپے ششماہی "

۹/-/- روپیہ سہ ماہی = ۳/- روپیہ ماہوار

اس شرح کے خلاف جو رقم آئے گی۔ اس کو تین روپیہ ماہوار کے حساب سے درج حساب کیا جائے گا۔

(۳) ہندوستان سے خطبہ کی قیمت : سالانہ ۷/۸ روپیہ یکمشت ماہوار ۱۰/-

جو رقم شرح مذکور کیخلاف آئیگی اسکو دس آنہ ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائیگا

(۴) خطبہ نمبر کی قیمت پاکستان سے :- پانچ روپیہ سالانہ

تین ۳ روپیہ ششماہی - آٹھ آنے ماہوار

(۵) سمندر پار سے :- ۳۰/- روپیہ سالانہ - اس سے کم جو رقم آئیگی اس کو ۲/۸ روپیہ ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائے گا۔

ایران نے کمیونسٹ کاریگروں سے کام لینے کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے؟

لنڈن ۶ فروری۔ کمسلے کا نامہ نگار برلن سے اطلاع دیتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کے نمائندہ نے سوویٹ منطقہ میں آکر پندرہ سو اشتراکی کاریگروں سے کام لینے کے .... لئے ایک کروڑ پاؤنڈ کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ ۹۲۰ منتظمین اور انجینئروں کا پہلا دستہ گذشتہ ہفتہ ایران روانہ ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ روس کو ایرانی تیل مہیا کرنے کے پنج سالہ معاہدہ کی بات چیت کے لئے ڈاکٹر مصدق کے نمائندے ماسکو روانہ ہو گئے۔ (اسٹار)

اینگلو مصری تنازعہ کے متعلق چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی مساعی

لنڈن ۶ فروری۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ اس ہفتہ کے اواخر میں یہاں پہنچنے پر چودھری محمد ظفر اللہ خاں برطانوی حکومت سے جن امور کے متعلق بات چیت کریں گے ان میں مصری صورتِ حال کا مسئلہ بھی شامل ہوگا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ ظفر اللہ خاں کے یہاں آنے کی بڑی وجہ یہی ہے۔ (اسٹار)

طہران کے انتخابات ناجائز ہیں

طہران ۶ فروری۔ حزب مخالف کے ارکان پارلیمنٹ کہہ رہے ہیں کہ دارالحکومت میں انتخابات جائز طور پر نہیں ہوئے۔ یہاں پر "قومی محاذ" کے بارہ امیدوار کامیاب ہو گئے ہیں۔

حکومت کے مخالفین ڈاکٹر مصدق کے حامیوں پر انتخابات میں گڑبڑ کرنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ (اسٹار)

آئندہ طیارے بہت آسانی سے چلائے جا سکیں گے

لنڈن ۶ فروری۔ مستقبل کے پائلٹ کو طیاروں کے چلانے کیلئے موجودہ پائلٹوں کے مقابلہ میں بہت کم طاقت صرف کرنی پڑے گی۔ موجودہ پیچیدہ کنٹرول کی جگہ آئندہ محض بٹن دبانے سے طیاروں کو چلانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ انتظامات اس لئے کئے جا رہے ہیں کہ بہت زیادہ تیز رفتار طیاروں کو کنٹرول کرنے کے لئے بہت زیادہ جسمانی قوت درکار ہوتی ہے اور یہ کام پائلٹ کے لئے بہت مشکل ہے۔ اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے۔ کہ آواز کی رفتار سے چلنے والے طیاروں کی دموں اور پروں پر پرواز کے دوران میں بہت زیادہ دباؤ پڑتا ہے اور انہیں سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ (اسٹار)

پانچ سمندروں کی بندرگاہ ماسکو

ماسکو ۶ فروری۔ بحر منجمد شمالی۔ بحر سفید بحر بالٹک بحر اسود اور بحر کیسپین کو ملانے کے متعلق روسی عظیم منصوبہ قریب قریب مکمل ہو گیا ہے اور ماسکو کو پانچ سمندروں کی بندرگاہ کہا جانے لگا ہے۔ جلد ہی وہ نہر تیار ہو جائے گی جو والگا کو دریائے ڈان سے ملا دے گی۔ یہ نہر اسٹالن گراڈ کے قریب بنائی ہوئی ہے یہ دریاؤں اور نہروں کے سلسلہ کی آخری اور اہم کڑی ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ اس کی تکمیل کے بعد ملک کے آبی رسل و رسائل کے نظام میں لاکھوں مسافروں کا اضافہ ہو جائے گا۔ (اسٹار)

شاہ ابن سعود اور وزیر اعظم عراق کی تجاویز

لنڈن ۶ فروری۔ یہاں کے سرکاری حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ عراق کے نوری پاشا کی پیش کردہ مصالحتی تجویز اور وہ تجویزیں جو شاہ ابن سعود نے بھیجی ہیں اس لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں کہ مصر اور برطانیہ کی حکومتوں کو ایسے محرکات کا علم ہو گیا ہے جو باہمی تصفیہ میں مدد دے سکتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا بغداد میں نوری پاشا کی تجاویز کا برطانوی جواب "قطعاً منفی تھا"۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ اور مزید تبصرہ سے انکار کر دیا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ نوری کی پیش کردہ تجاویز میں اس کا بھی ذکر تھا کہ علاقائی دفاعی تنظیم میں عرب تحفظ کا معاہدہ بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

مصری سفارت خانہ ان خبروں کی تصدیق نہیں کر سکا۔ امر پاشا جلد ہی لنڈن واپس آ رہے ہیں۔ لیکن اس ہفتہ کے آخر تک اگر وہ واپس آ جائیں تو بعض حلقوں کو تعجب ہوگا۔ (اسٹار)

سیام میں ٹیلی ویژن لگانیکا پروگرام

بنکاک ۶ فروری۔ اگر موجودہ پلان پایہ تکمیل کو پہنچ گیا تو سیام پہلا ایشیائی ملک ہوگا جہاں ٹیلی ویژن لگانے کا ایک پلان منظور کیا ہے۔

کئی ماہ ہوئے حکومت کے پبلسٹی محکمہ کے ڈائریکٹر جنرل کو ٹیلی ویژن کی ترقی کا مطالعہ کرنے کی غرض سے یورپ اور امریکہ بھیجا گیا تھا۔ واپسی پر انہوں نے رپورٹ پیش کی تھی کہ سیام میں ٹیلی ویژن کا سلسلہ قائم کرنے کے راستہ میں کوئی خاص مشکلات حائل نہیں ہیں۔

حکومت کو یقین ہے کہ ٹیلی ویژن ان پڑھ آبادی کو حکومت کے ترقیاتی منصوبوں کی وضاحت کے لئے بڑا مفید کام دے گا۔ علاوہ ٹیلی ویژن سے عوام کی تعلیم کا کام بھی لیا جائے گا۔

لیکن ٹیلی ویژن سیٹوں کی گرانی کے باعث بیشتر لوگ انہیں خرید نہیں سکیں گے۔ اس لئے امکان ہے کہ سکولوں اور پبلک اداروں کے لئے حکومت خود ہی ٹیلی ویژن سیٹ بھی خرید لے گی۔ (اسٹار)

وادئ نیل کے اتحاد کے متعلق مصر کے حق کو تسلیم کر لیا جائیگا مطالبہ

لنڈن ۶ فروری یقین کیا جاتا ہے کہ برطانوی کابینہ نے کل مشرق وسطیٰ کی دفاعی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے مصر میں کشیدگی کی کمی کو بھی پیش نظر رکھا۔ قاہرہ میں وزیر اعظم علی ماہر پاشا نے اینگلو مصری جمود ختم کرنے کیلئے ایک اخباری ملاقات کے دوران میں تین شرائط پیش کی ہیں (۱) مصر صرف ایسے بلاک میں شریک ہوگا جس کی نوعیت محض دفاعی ہو (۲) اس کی سرگرمیاں اقوام متحدہ کے اصولوں کے مطابق ہوں (۳) بلاک کے شرکاء کو اپنے علاقہ کو خالی کرانے اور مصری تاج کے تحت وادئ نیل کے اتحاد کے متعلق مصر کے حق کو تسلیم کرنا ہوگا۔ (اسٹار)

برطانیہ جانیوالے پاکستانی طلباء

لنڈن ۶ فروری۔ آئندہ چند ہفتوں میں منصوبۂ کولمبو کے تحت پاکستان ہندوستان اور لنکا سے تقریباً ۳۰ طلباء تربیت حاصل کرنے کیلئے برطانیہ پہنچکر کان کنی کے طریقوں کا مطالعہ کریں گے۔ دوسرے طلباء کسٹم۔ ربڑ کی کیمیا سازی اور ریڈیو کے ذریعہ خبر رسانی کی تربیت حاصل کریں گے۔

کچھ عرصہ بعد پاکستان اپنی سول سروس کے بھی چند امیدوار روانہ کرے گا۔ جو برطانیہ کا دورہ کرکے مقامی نظم و نسق قومی ملکیت والی صنعتیں اور کارکنوں کی فلاح و بہبود کے ذرائع کا مطالعہ کرینگے

امید کی جا رہی ہے کہ اس وقت جو بات چیت ہو رہی ہے۔ وہ کامیاب رہے گی۔ اور ان امیدواروں کو آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیوں میں ہی ایک سال خصوصی مطالعہ کا انتظام ہو سکے گا

آسٹریلیا کی ۹۴ فیصدی آبادی برطانی الاصل ہو جائے گی

ایڈیلیڈ ۶ فروری۔ آسٹریلیا کے ایک وزیر نے بتایا کہ اگر آسٹریلیا میں ہر سال کم از کم ڈیڑھ لاکھ تارکین وطن آباد ہونے کے لئے نہ آئیں۔ تو ملک کی ترقی بہت بری طرح رک جائے گی

انہوں نے بتایا کہ گذشتہ سال نئے آنے والوں میں سے ۷۳ ہزار برطانی تھے۔ اس تعداد نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ جنگ کے بعد سے آسٹریلیا نے تقریباً لاکھ افراد کو آباد کیا ہے۔ ان میں سے نصف سے زیادہ دولت مشترکہ کے ممالک سے آئے تھے۔

چھ آپ نے بتایا کہ اگر نقل مکانی اور شرح پیدائش کی یہی رفتار جاری رہی تو ۱۹۵۷ تک ۹۴ فی صدی آبادی برطانی الاصل ہو جائے گی۔ (اسٹار)

دنیا کے عظیم ترین تیل بردار جہازوں کی تیاری

لنڈن ۶ فروری۔ جہاز سازی کے کارخانوں میں ۴۴ ہزار ٹن کے دو تیل بردار جہاز بنائے جائیں گے اس سے قبل دنیا میں کہیں بھی اتنے بڑے تیل بردار جہاز نہیں بنائے گئے

یہ جہاز نارتھ امریکن شپنگ اور ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ کے لئے تعمیر کئے جائیں گے۔ ان جہازوں کی لمبائی ۷۵۷ فٹ ہوگی۔ اور ان کی رفتار ۱۷ ناٹ فی گھنٹہ ہوگی ایک سال میں یہ جہاز زمانہ قبل از جنگ کے دس جہازوں کے برابر تیل لے جا سکیں گے۔ ان میں ۲۰ ہزار سٹیم کے دس پاور کے انجن لگائے جائیں گے۔ اور انہیں اینگلو سیکسن آئل کمپنی خاص طور پر کرائے پر لے گی۔ (اسٹار)

مصر کو نیا برطانوی فارمولا پیش کر دیا گیا

قاہرہ ۵ فروری۔ المصری قاہرہ میں برطانوی مصری مذاکرات کے سلسلے میں ۶ نکات کا ایک فارمولا شائع ہوا ہے۔ جس کے متعلق اخبار مذکور نے انکشاف کیا ہے کہ لنڈن میں اسے برطانوی حکومت نے عراقی وزیر اعظم سید نوری السعید کو بحیثیت مصالحت کنندہ پیش کیا ہے۔ برطانوی فارمولا کے ۶ نکات میں علاقہ سویز سے برطانوی افواج کا انخلاء سوڈان میں استصواب رائے کا انعقاد اور مشرق وسطیٰ کی دفاعی کمان کے سلسلے میں عرب ممالک کا حفاظتی معاہدہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں

برطانی حکام نے پابندیاں اٹھالیں

قاہرہ ۵ فروری۔ مصر میں برطانی حکام نے علاقہ نہر سویز میں مصری شہریوں اور سامان کی آمد و رفت پر سے تمام پابندیاں اٹھالیں۔

طہران ۵ فروری۔ ڈاکٹر محمد مصدق کی کابینہ نے کل رات ۱۹۴۹ء کے اس قانون کو عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس کے تحت ایران میں غیر ملکی تمدنی اور ثقافتی اداروں کی سرگرمیاں ممنوع قرار دی جا سکتی ہیں۔ اس قانون کی زد میں حسب ذیل ادارے آتے ہیں۔ برطانی قونصلخانہ۔ امریکی اطلاعات کے دفاتر بمقام مشہد تبریز اصفہان دو روسی ادارے بمقام مشہد و تبریز ایک بھارتی ادارہ بمقام زاہدان